REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۲۴ رجب ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱۰
یوم - پنجشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۱ امان ۱۳۳۵ ہش - ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؁ کل حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۰ مارچ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب کرام حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؁

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کو رات پھر ۹۹ ٹمپریچر ہوگیا تھا۔ کھانسی اور بے خوابی کی تکلیف رہی۔ کمزوری بھی کافی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؁

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس آجکل میو ہسپتال لاہور کے البرٹ وکٹر وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؁

مشرقی پاکستان میں کافی مقدار میں چاول موجود ہے

غذائی صورت حال کے متعلق تشویش کی ضرورت نہیں۔ مرکزی وزیر خوراک عبد اللطیف بسواس کا اعلان

ڈھاکہ ۱۰ مارچ۔ مرکزی وزیر خوراک جناب عبد اللطیف بسواس نے کہا ہے کہ اب مشرقی پاکستان میں کافی مقدار میں چاول موجود ہے۔ نیز مزید چاول فراہم کرنے کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ اس لئے غذائی صورت حال کے بارے میں تشویش کی کوئی ضرورت نہیں۔ کل انہوں نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا مرکزی اور صوبائی حکومتیں خوراک کے مسئلے کی طرف پوری توجہ دے رہی ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں ضروری انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے دوران تقریر میں ان انتظامات کی تفصیل بیان کی اور عوام کو یقین دلایا کہ انہیں چاول وغیرہ حاصل کرنے میں آیندہ کوئی دقت پیش نہیں آئے گی اور اشیائے خوردنی انہیں بآسانی دستیاب ہوتی رہیں گی ؁

آرچ بشپ میکاریس کو قبرص سے جلاوطن کردیا گیا

دہشت انگیز سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام

نکوسیا ۱۰ مارچ۔ قبرص کے برطانوی گورنر سرجان ہارڈنگ کے حکم سے آرچ بشپ میکاریس اور ان کے دوسرے پادریوں کو جلاوطن کردیا گیا ہے۔ ان کو کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ کرنے کے بعد فوج نے ان کے مکان کی تلاشی لی۔

آرچ بشپ میکاریس یونان جانے کے لئے ہوائی اڈے کی طرف جارہے تھے کہ انہیں راستہ میں ہی گرفتار کر لیا گیا۔ حکومت کی طرف سے ان کی جلاوطنی کے بارے جو اعلان ۴۴ جاری کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ میکاریس دہشت انگیز سرگرمیوں میں ذاتی طور پر شریک تھے اور دہشت انگیزی کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ امن و امان برقرار رکھنے کے لئے ان کو جلاوطن کیا گیا ہے ؁

غیر ملکوں سے پاکستان کی تجارت

۸ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کا مال زیادہ برآمد ہوا

کراچی ۱۰ مارچ۔ امسال جنوری کے مہینے میں پاکستان نے جتنا مال درآمد کیا۔ اس سے ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کا مال زیادہ برآمد کیا۔ کل ۱۸ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کا مال بیرونی ملکوں کو بھیجا گیا۔ اور صرف ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا مال پاکستان آیا۔ جو چیزیں برآمد کی گئیں ان میں پٹ سن روئی۔ اون۔ مچھلی۔ کھالیں اور چمڑہ وغیرہ شامل ہیں ؁

ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء کو اچانک برقی رو بند ہو جانے کی وجہ سے کل اخبار الفضل بر وقت شائع نہیں ہوسکا۔ اس لئے آج دو دن کے پرچے اکٹھے ارسال کئے جارہے ہیں ؁

(منیجر الفضل)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر مارچ ۵۶ء

تبلیغ اسلام کا شوق

ہفت روزہ الجماعت کراچی میں جو اس کے مدیر محترم سید سرور شاہ گیلانی کبھی کبھی ہماری ضیافت طبع کے لئے بھیج دیا کرتے ہیں۔ ایک "سیاسی جائزہ" بہ زیر عنوان "پاکستان کے سیٹھ" شائع ہوا ہے۔ جو لفظ بلفظ حسب ذیل ہے

"پاکستان کے سیٹھ

"آجکل بھارت میں مسلمانوں کی شدھی کا بہت زور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صرف راجستھان کے علاقے میں پاکستان بننے کے بعد ۷ ہزار سے زیادہ مسلمان شدھ کر لئے گئے۔ ساتھ ہی یہ خبر بھی ہے۔ کہ ہندوستان کے مشہور سیٹھ برلا نے لاکھوں روپے غریب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے دیا ہے۔ بھارت کے سیٹھ جہاں صنعت و حرفت میں کروڑوں روپے لگا رہے ہیں۔ وہاں وہ اپنے دھرم کا پرچار بھی ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور تبلیغی جماعتوں کو لاکھوں روپے کی امداد دیتے ہیں۔ بلکہ شدھی کی تحریک کی رہنمائی کرتے ہیں۔ لیکن سچ بتایئے۔ کہ پاکستان بننے کے بعد پاکستان کے کسی سیٹھ نے بھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے کوئی سرمایہ وقف کیا ہے۔ ہندو دھرم کوئی تبلیغی مذہب نہیں ہے اس کے ماننے والے سیٹھ لاکھوں روپے اپنے کفر و شرک کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن پاکستان کے سرمایہ دار اپنے دین حق اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کچھ بھی نہیں کرتے۔ اگر آپ کو بھارت میں شدھی کی رفتار پر دکھ پہنچا ہے۔ تو آپ بھی پاکستان میں تبلیغ و اشاعت دین کے ادارے قائم کیجئے۔ اور اب تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا فرض ہے۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا محکمہ قائم کرے۔ پاکستان کا سرکاری دین اسلام ہے۔ تو پھر سرکاری دین کی تبلیغ و اشاعت بھی حکومت پاکستان کا سب سے پہلا فرض ہے۔ جہاں یہ کام حکومت پاکستان کا ہے۔ وہاں ہمارے سیٹھوں اور سرمایہ داروں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ پاکستان اور غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ادارے قائم کریں۔ حکومت پاکستان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ بھارت کی حکومت سے احتجاج کرے۔ کہ مسلمانوں کو کیوں زبردستی شدھ کیا جا رہا ہے۔ لیکن پاکستان میں کسی کو فرصت ہے۔ پاکستان کے سفیر مقیم بھارت راجہ غضنفر علی خاں کو پنڈت جواہر لال نہرو کی حکومت کی تعریفوں سے کچھ فرصت ملے۔ تو وہ اس طرف توجہ دیں"

(الجماعت کراچی مورخہ ۲۹ فروری ۵۶ء)

یہ درست ہے کہ فی زمانہ تبلیغ و اشاعت دین کی مہم چلانے کے لئے متمول اصحاب کی اعانت بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ روپیہ کے بغیر موجودہ زمانہ میں کوئی کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ ہمارے یہ دوست جو بظاہر بے حد و شمار شوق و جذبہ تبلیغ رکھتے ہیں۔ خود اس میدان میں کیوں قدم نہیں رکھتے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے متمول حضرات اپنی دولت دین کے کاموں کی بجائے زیادہ تر عیش و عشرت میں صرف کرتے ہیں۔ اور شاذ و نادر ہی اس طرف دھیان دیتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ بے حسی محض طعن و تشنیع سے دور نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اس کے لئے ایک پُر جوش اور باہمت نمونہ کی ضرورت ہے۔ جو ان عیش و تنعم کے ماتوں کو بیدار کرے۔ الجماعت کے اسی پرچہ میں سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی مساعی کے حالات بھی شائع ہوئے ہیں۔ باوجود تبدیلیٔ حالات کے آج بھی اگر کوئی مردِ خدا اٹھے۔ تو بغیر ساز و سامان کے دین کا چراغ الحاد و شرک کے تاریک و تار صحراؤں میں روشن کر سکتا ہے۔ مگر ہمارے ان دوستوں کی حالت اس کسان کی طرح ہے۔ جس کا کھیت پک کر تیار ہو چکا تھا۔ کھیت کے درمیان کہیں کسی پرندے کا گھونسلہ تھا۔ ایک دن جب کسان کھیت کو دیکھنے آیا۔ تو اس نے اپنے لڑکے کو کہا۔ کہ کھیت پک کر تیار ہے۔ ہمسایوں کو کل ساتھ لے کر فصل کاٹ لیں گے۔ پرندے کے بچے بھی تھے۔ جب بچوں نے کسان سے یہ سنا۔ تو ڈرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ ہمیں جلد یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ پرندے نے سنکر کہا۔ کہ ابھی ضرورت نہیں۔ دوسرے دن کوئی کاٹنے کے لئے نہ آیا۔ صرف کسان اور اس کا بیٹا آئے۔ باپ نے پھر کہا۔ کہ ہمسائے تو وعدہ کر کے بھی نہیں آئے۔ اب میں اپنے رشتہ داروں کو لے کر آؤنگا اور کھیت کاٹیں گے۔ مگر کئی دن گزر گئے۔ نہ ہمسائے ہی پہنچے اور نہ رشتہ دار۔ اور پرندے گھونسلے میں گھسے رہے آخر ایک دن جب کسان ہمسایوں اور رشتہ داروں سے مایوس ہو چکا۔ تو بیٹے سے کہنے لگا۔ کہ کل ہم خود آ کر فصل کاٹیں گے۔ جب پرندے نے یہ سنا۔ تو کہنے لگا۔ اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں چلو یہاں سے۔ چنانچہ دوسرے دن کسان اور اس کا بیٹا درانتیاں لے کر پہنچے اور چند گھنٹوں میں فصل کاٹ کر رکھدی۔

اس سے ہمارے دوست بھی سبق سیکھ سکتے ہیں۔ جب تک وہ سیٹھوں اور حکومت کا منہ تکتے رہیں گے۔ الحاد و شرک کے پرندے گھونسلوں میں جمے رہیں گے۔

"الجماعت" کے مدیر محترم سے یہ حقیقت کسی طرح مخفی نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک ننھی سی جماعت اپنی بے بساطی کے باوجود صرف اپنے بل بوتے پر میدان تبلیغ میں زائد از نصف صدی سے اچھا برا جیسا بھی اس سے بن پڑ رہا ہے کام کر رہی ہے۔ ہمارے ان فدائیان اشاعت و تبلیغ کی نظر کرم سیٹھوں اور حکومت پر تو پڑتی ہے۔ جو ان کے نزدیک کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اور جن کے خلاف شاہ صاحب نے یہ شکایت نامہ تحریر فرمایا ہے۔ مگر جو جماعت یہ کام کر رہی ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی تو رہی ایک طرف اس کو سکھ کا ایک سانس لینے کی بھی فرصت دینے کی آپ نے قسم کھائی ہوئی ہے۔ اور ہر دم کوئی نہ کوئی شگوفہ اس کے تنگ کرنے کے لئے کھلانا اپنا بڑا کارنامۂ تبلیغ خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی الجماعت کے مدیر محترم نے اب یہ نیا شوشہ چھوڑ رکھا ہے۔ کہ اس "جماعت" کو غیر آئینی قرار دیا جائے۔ مدیر محترم کو چاہیئے تھا۔ کہ خود نہیں تو کوئی دیگر اسلامی جماعت ہی ایسی پیش کرتے۔ جو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں تبلیغ و اشاعت دین کا کام کر رہی ہے۔ اور جو جماعت احمدیہ سے بڑھ کر آئین پسند ہو۔

یہ کتنی ستم ظریفی ہے۔ کہ جو جماعت دنیا میں فساد فی الارض کا قلع و قمع کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ جس کی آئین پسندی مسلم طور پر مثالی ہے۔ جس نے ہمیشہ تعمیری طریق کار کی نہ صرف حمایت کی ہے۔ بلکہ اس کا خود بے نظیر عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ جو اسلام کے لئے اپنا تن من دھن نثار کر رہی ہے۔ جو دین کے ہر اصول پر پوری پوری طرح عامل ہے۔ جس کے ارکان فرداً فرداً بھی اپنے اپنے ماحول میں نیکی اور صلح جوئی کی مثال سمجھے جاتے ہیں۔ اور مخالفانہ نعرہ بازی کے باوجود عوام و خواص ان کے کردار کے ثنا خواں ہیں۔ اس جماعت کو الجماعت کے مدیر محترم کے زعم میں غیر آئینی قرار دینا چاہیئے۔ کتنی ستم ظریفی ہے یہ۔

کوئی پوچھے کہ یہ کیسی اسلامی ریاست ہے۔ جس میں سب سے زیادہ مسلمہ طور پر آئین پرستوں کو غیر آئینی قرار دیا جائیگا۔ اور وہ لوگ جن کا اصول یہ ہے۔ کہ اسلامی جماعت امن پسند واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔ باوجودیکہ یہ اصول قرآنی تعلیم کے متضاد ہے۔ جس میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی فرمایا گیا ہے۔ کہ لست علیھم بمصیطر اور وہ لوگ جو تبلیغ کی تخریب کی تلوار سے غلبہ رانی کے بغیر ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ اس ریاست میں آئین پرست سمجھے جائیں گے۔ ع

ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

کیا یہی تبلیغ اسلام ہے۔ جس کے لئے آپ سیٹھوں اور حکومت کو اکسانے کی کوشش کرتے ہیں؟ اگر یہی وہ تبلیغ ہے۔ تو اس سے پاکستان کی جمہوریہ اسلامیہ کا نام دنیا میں خوب روشن ہوگا۔

ذیل میں ہم ہفت روزہ "ریاست" دہلی کے ایک ادارتی نوٹ سے ایک عبارت درج کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مدیر الجماعت اس پر کما حقہ، غور فرمائیں گے۔ فھوھذا۔

"احمدیوں کے متعلق یہ واقعہ بے حد دلچسپ ہے۔ کہ شاید ہی کوئی احمدی ایسا ہوگا۔ جو اسلامی احکام کا سختی کے ساتھ پابند نہ ہو۔ اور اپنی زندگی کو قرآن اور حدیث کی تعلیم کے مطابق بنانے کی کوشش میں نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ تو یہ ہے۔ کہ یہ لوگ گناہ کرتے ہوئے خدا سے ڈرتے ہی نہیں۔ بلکہ بدکتے بھی ہیں۔ جس طرح گھوڑا کسی سایہ سے بدکتا ہو۔ مگر غیر احمدی ہیں۔ کہ وہ ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ ان پر کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں۔ اور اب پاکستان میں کوشش جاری ہے۔ کہ ان کو ایک غیر مسلم جماعت قرار دیا جائے۔ تاکہ یہ لوگ پاکستان میں محفوظ نہ رہ سکیں۔ پاکستان گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ احمدیوں کو ان کے مخالفین کے ہاتھوں سے محفوظ رکھنے کے لئے موثر قدم اٹھائے۔"

"ریاست" دہلی مورخہ ۵ر مارچ ۵۶ء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

مسلمانوں کی سیاسی و ملی بہبودی کیلئے
حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی بے لوث مساعی

خورشید احمد

(۶)

گاندھی جی کے برت کے متعلق مسلمانوں کی راہ نمائی

برعظیم ہند و پاکستان کی تحریک آزادی کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کے بہت سے سیاسی لیڈر بھی گاندھی جی کو اپنا راہ نما سمجھتے تھے۔ اور ہر بات میں ان کی تقلید کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ چنانچہ جب گاندھی جی نے مختلف سیاسی مطالبات منوانے کے لئے برت (روزہ) رکھنے کا طریق اختیار کیا۔ تو کئی مسلمان بھی ان کے ہم نوا ہو کر برت رکھنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور برملا یہ کہنے لگے کہ

"مہاتما گاندھی کا برت اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے بھی قابل تقلید ہے"۔

(دکیل امرتسر ۲ مئی ۱۹۲۱ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے فوراً اس کی تردید کی۔ اور مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان پر واضح فرمایا کہ

"مسلمانوں کے لئے اس قسم کے روزے خلاف شریعت ہیں اگر وہ رکھیں گے۔ تو خلاف شریعت فعل کے مرتکب ہونگے"۔ (الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۳۱ء)

ہندو مسلم اتحاد کی نام نہاد تحریک

۲۱-۱۹۲۲ء میں ملک میں نام نہاد "ہندو مسلم اتحاد" کی تحریک بڑے زور شور سے شروع ہوئی تھی۔ یہ تحریک اگر معقول اور عزت مندانہ شرائط پر مبنی ہوتی۔ اور دونوں قوموں کے خلوص اور نیک نیتی کی مظہر ہوتی تو یقیناً ملک و ملت کے لئے مفید ہوتی۔ لیکن اس وقت حالت یہ تھی۔ کہ دونوں قوموں کے قلوب ایک دوسرے کے متعلق شکوک و شبہات سے پر تھے۔ اور مسلمان سیاسی لحاظ سے بالکل غیر منظم اور پراگندہ خیال بھی تھے۔ اس لئے یہ اتحاد کسی ٹھوس بنیاد پر مبنی نہ تھا۔ محض وقتی جذبات کی رَو میں بہ کر بعض مسلمان لیڈروں نے اس کی تائید کرنا شروع کر دی۔ اور وہ گاندھی جی کی تقلید میں اتنے بڑھ گئے۔ کہ ان کے ہر قول و فعل کو عین اسلام قرار دینے لگے۔ اور جو لوگ اس اتحاد کے مخالف تھے۔ ان کے متعلق یہ کہنے لگے کہ

"یہ ملک کی آزادی اور مسلمانوں کی ترقی کے دشمن ہیں"۔ (دکیل امرتسر)

اس وقت حالت یہ تھی کہ بقول اخبار سیاست ۲ جولائی

"یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان میں ایک ہی قوم ہے۔ ہندو مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی کے چیلے تھے۔ اور مسلمان مہاتما جی کے ...... ہندو مسجد میں جا رہے ہیں اور مسلمان مندروں سے نکلے آ رہے ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رائے

عین اس زمانہ میں جبکہ ہندو مسلم اتحاد کا یہ غلغلہ بلند تھا۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھانے والے کو ملک کا غدار قرار دیا جا رہا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس اتحاد کی حقیقت قوم پر واضح کرتے ہوئے بتا دیا۔ کہ یہ نام نہاد اتحاد ہرگز دیرپا اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوگا۔ چنانچہ آپ نے ۱۴ اپریل ۱۹۲۱ء کے الفضل میں یہ اعلان فرمایا۔

"یہ لوگ ہندو مسلم اتحاد کو لئے پھرتے ہیں۔ مگر ان کے دل ایک دوسرے کے بغض سے بھرے ہوئے ہیں وہ ظاہر میں اتفاق و اتحاد کے گیت گاتے ہیں۔ مگر باطن میں ایک دوسرے کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ پس جو صلح کرتے ہیں اور ... محبت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور ان کے دل میں اس قدر کھوٹ ہے۔ وہ کب اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں"۔

حضور کی رائے کے درست ہونے کا اعتراف

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو گو وقتی طور پر درست نہ سمجھا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد حالات نے اس ارشاد کی صحت کو واضح کر دیا۔ چنانچہ خود مسلمان اخبارات کو حضور کے ارشاد کی لفظ بلفظ تائید کرتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ

"دونوں جانب سے خلوص اور صداقت نہیں ہے۔ بعض ملکی اور سیاسی ضروریات کے پیش آنے پر ایک قوم نے دوسری قوم کی جانب اتحاد کا ہاتھ بڑھایا ہے ورنہ دونوں جانب سے شکوک اور بدظنیاں موقعہ موقعہ پر بدظن کر رہی ہیں۔ اگر ہم ان حالات اور نمائشی خیر مقدم کو دیکھ کر یہ کہیں کہ کسی روز یہ نمائشی اور عارضی اتفاق ٹوٹ کر رہے گا۔ تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا"۔ (دکیل امرتسر ۶ مارچ زیر عنوان "ہندو مسلم اتحاد کی اصلیت")

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ حضور نے جو رائے ظاہر فرمائی تھی۔ کس طرح بعد کے حالات نے اسے صحیح ثابت کر دیا۔ اور مسلمانوں کو اس کا اعتراف کرنا پڑا۔

یقیناً اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد کے خواہاں نہیں تھے۔ حضور اتحاد چاہتے تھے۔ لیکن ایسی شرائط پر جن سے ملک کی مسلمان اقلیت کا مستقبل ہر طرح محفوظ ہو جائے۔ اور حق یہ ہے کہ ان شرائط پر اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے ہی بعد ازاں مسلمان مطالبۂ پاکستان پیش کرنے پر مجبور ہوئے۔

ہندو مسلم اتحاد کے لئے حضور کی پیشکردہ شرائط

حضور نے مسلمانوں کے حقوق کو محفوظ کرنے کے لئے جو اہم شرائط تجویز فرمائیں وہ یہ تھیں۔

(۱) ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کیا جائے۔

(۲) مذہب کی تبلیغ کی پوری آزادی ہو مگر تبلیغ میں محبت اور تحقیق کو چھوڑ کر لڑائی اور جھگڑے کی طرح نہ ڈالی جائے۔

(۳) ہر ایک قوم کا انتخاب اس کی اپنی قوم کے افراد کے ذریعہ سے کیا جائے۔ یعنی جداگانہ انتخاب تسلیم کیا جائے۔

(۴) ایسے قواعد تجویز کئے جائیں۔ جن سے کثیر التعداد قومیں قلیل التعداد قوموں پر ظلم نہ کر سکیں۔ یا ایسے قواعد نہ بنائیں جو ان کے عقائد اور احساسات کے خلاف ہوں۔

(۵) ایسے قوانین بنائے جائیں۔ جن کی رو سے دو قوموں کے درمیان جھگڑے کا فیصلہ کیا جائے۔ اور فساد کو بڑھنے سے روکا جا سکے۔

(۶) ایسی تدابیر اختیار کی جائیں۔ جن سے قلیل التعداد قوموں کو یہ یقین ہو جائے کہ یہ معاہدات ہمیشہ قائم رہیں گے۔ اور یہ نہیں ہوگا کہ اکثریت جب چاہے ان معاہدات کو کالعدم قرار دے دے (ملاحظہ ہو رسالہ اساس الاتحاد و رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ جون ۱۹۲۵ء)

ظاہر ہے کہ اگر ان شرائط پر ہندوستان کی مختلف اقوام میں صلح ہو جاتی۔ تو یقیناً اس سے ملک کی تمام اقلیتوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ان کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے۔ لیکن ملک کی اکثریت نے ان شرائط کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ خصوصاً اس لئے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ "گورنمنٹ اور تمام دنیا کے لوگوں کو یقین ہو گیا کہ مسلمانوں کی قوم میں کوئی مخصوص قومی ضروریات ہیں۔ اور نہ ان کے اپنے قومی مطالبات۔ بلکہ جو کچھ مہاتما گاندھی یا ان کے مقلدین کے دماغ سے نکلتا ہے۔ ...... وہی خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء ہند کہتی ہیں۔ غرضکہ اس طرح مسلمانوں کا تمام قومی نظام درہم برہم ہو گیا"۔ (باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

غیرتِ الٰہی تفرید و توحید کو چاہتی ہے

"یہ بات نہایت ہی قابل افسوس ہے کہ اللہ تعالےٰ پر بھی بھروسہ رکھے اور بندہ پر بھی۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ شراکت سے خوش نہیں۔ بلکہ فرماتا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کے حقوق میں اوروں کا حصہ بھی مقرر کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسارے کا سارا ان شرکا کا کر دیتا ہے۔ کیونکہ غیرت الٰہی تفرید و توحید کو چاہتی ہے"۔

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء)

عورتوں سے حسنِ سلوک

(از مکرم ناظر صاحب رشد و اصلاح)

قرآن کریم میں ہے۔ وعاشروھن بالمعروف۔ کہ اے مسلمانو عورتوں سے حسن سلوک کرو۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اے مسلمانو تم میں سے بہتر وہ ہے۔ کہ جو اپنی بیوی سے اچھے طور پر پیش آتا ہے۔ اور اخلاق دکھاتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ اس اعلیٰ تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی بعض لوگ اپنی بیویوں سے اچھی طرح پیش نہیں آتے۔ بلکہ ان کو قسم قسم کے بہانوں سے تنگ کرتے ہیں۔ اور خدا کے حکم کو پس پشت پھینکتے ہیں۔ اسلام کا حکم تو یہ ہے۔ کہ عورتوں سے حسن سلوک کرو۔ اور اچھی طرح آباد کرو۔ اور عمدہ اخلاق سے پیش آؤ۔ اور ان کو معلقہ یعنی نہ آبادی نہ علیحدگی کی صورت نہ دو۔ مگر ایسی شکایات بھی مرکز میں آتی رہتی ہیں۔ کہ بعض لوگ عورتوں سے اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے۔ نہ ان کو آباد کرتے ہیں۔ اور نہ چھوڑتے ہیں۔ سالہا سال تک عورتیں اپنے میکے بیٹھی رہتی ہیں۔ یا اپنے میکے تو نہیں اپنے شوہروں کے گھروں میں ہی رہتی ہیں۔ مگر ان سے سلوک ایسا ہی ہے۔ گویا وہ شوہر کے گھر میں نہیں ہیں۔ غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ خود ہی تنگ آکر خاوندوں سے نجات حاصل کرلیں۔ اس طرح خیال کیا جاتا ہے۔ کہ شوہر مالی حقوق کی ادائیگی سے محفوظ ہوجائیں گے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا تمسکوھن ضرارًا لتعتدوا (البقرہ) کہ اے لوگو عورتوں کو ضرر رسانی کی خاطر مت روکو۔ تاکہ ان پر زیادتی کرو۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ ان کے لئے آیت مذکورہ میں وعید موجود ہے۔ اور ایسے لوگوں کو ظالم قرار دیا گیا ہے۔ پس عورتوں سے حسن سلوک نہ کرنا اور ٹیڑھا رستہ اختیار کرنا خداتعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات ہے۔ اس سے احباب جماعت کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور نیک نمونہ قائم کرکے خداتعالیٰ کو راضی کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ مسیح موعودؑ دین کو زندہ کریگا۔ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ پس دین کو زندہ کرنا اور شریعت کو قائم کرنا اصل احمدیت اور اسلام ہے۔ ولمثل ھذا فلیعمل العاملون۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "مجھے تعجب ہے۔ کہ انجیل میں تمدن کا کوئی ذکر نہیں۔ بیبیوں کی معاشرت کے متعلق کوئی مسئلہ نہیں۔ مگر پھر بھی عیسائی اپنی بیویوں کے ساتھ کیسی محبت کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں کس قدر تاکید ہے۔ مگر انہوں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ یہ قرآن کریم کی سخت بے ادبی ہے۔ مجھے بہت دکھ پہنچتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ لتسکنوا الیھا۔ اور جعل بینکم مودۃ و رحمۃ کی مطلق پرواہ نہیں کی جاتی۔"

(پارہ ششم درس القرآن صفحہ ۱۸۹)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

(۲) "یہاں میں تم لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسلام میں کئی مسئلے موجود ہیں۔ تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو۔ کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے۔ مگر خود مسلمانوں ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دکھوں کی جڑ بنادیا ہے۔ حالانکہ نکاح آرام و دوستی و رحمت کے لئے تھا چنانچہ فرمایا۔ لتسکنوا الیھا۔ مگر بعض ایسے لوگ ہیں۔ کہ نکاح کرکے نہ تو بساتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کی اجازت پر اگر یہ لوگ عمل کرتے۔ تو عورتوں پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا۔ میں نے دنیا بھر میں مکہ ایک ایسا شہر دیکھا ہے۔ جہاں عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو۔ تو وہ قاضی کی عدالت میں چلی جاتی ہے۔ اس وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے۔ کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو۔ دیکھو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں، کہ عورتیں بہت ہی کمزور ہیں۔ تم ان مظلوموں پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔"

(درس القرآن صفحہ ۹۱)

نیز فرماتے ہیں:

(۳) "ولا تتخذوا اٰیات اللہ ھزوًا (پارہ دوم) مسلمانوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے۔ جو لوگ نہ عورتوں کو بساتے ہیں۔ نہ چھوڑتے ہیں۔ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور خداتعالےٰ کے عذاب کے نیچے ہیں۔"

(درس القرآن صفحہ ۹۵)

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لیں اور جہاں نقص دیکھیں۔ وہاں اسلامی حکم کے مطابق اصلاح کرائیں۔

دریائے چناب پر ایک دعوتِ عصرانہ کا اہتمام

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری بی ایس سی جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے اعزاز میں جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلباء نے ۵ر مارچ کو دریائے چناب کے کنارے ایک دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ کرم و ذرہ نوازی شمولیت فرمائی۔

اس موقعہ پر طلباء جامعہ میں سے عمری عبیدی صاحب افریقن نے سواحیلی زبان میں اور محمد عثمان صاحب چینی نے چینی زبان میں دلچسپ اور جذباتِ اخلاص سے پُر نظمیں سناکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ان نظموں کا انہوں نے بعد میں اردو میں بھی ترجمہ کیا۔ بعد ازاں مکرم محمد اکبر صاحب افضل۔ مکرم امین اللہ صاحب سالک اور مکرم نذیر احمد صاحب حیدرآبادی نے بھی نظمیں پڑھیں۔ مولوی محمود احمد صاحب ثمار نے مکرم مولوی ظفر محمد صاحب کی ایک تازہ نظم پڑھ کر سنائی۔ جو اس تقریب کے لئے تیار کی گئی تھی۔ یہ پُرلطف اور بے تکلف مجلس کافی دیر تک جاری رہی۔

حضور نے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کو عربی زبان میں مہارت پیدا کرنے کی خصوصیت سے نصیحت فرمائی۔ اس تقریب کا اہتمام مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین کی ہدایات کے ماتحت جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے کیا تھا۔

حضور تقریبًا دو گھنٹے دریائے چناب کے کنارے قیام فرما رہے۔ اور کچھ دیر کے لئے کشتی میں بیٹھ کر حضور نے دریا کی بھی سیر فرمائی۔

انصار اللہ سے اپیل

انصار اللہ مرکزیہ کے دفاتر اور ہال کی عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اس کام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے نائب صدر محترم نے انصار اللہ سے اپیل کی ہے۔ کہ ان میں سے دو سو ایسے مخیر احباب آگے آئیں۔ جو ایک ایک سو روپیہ فی کس فوری خود بطور عطیہ پیش کریں۔ تاکہ تعمیر کا کام جلد مکمل ہوسکے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ انصار اللہ اپنے قابلِ احترام نائب صدر کی اس اپیل پر ضرور لبیک کہیں گے۔ اور مرکز کو اپنے اسماء گرامی سے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار ظہور احمد قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

حلقہ حیدرآباد کی جماعتیں مطلع رہیں

جماعت ہائے احمدیہ حلقہ حیدرآباد کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈویژنل انجمن حلقہ کا سہ سالہ انتخابی اجلاس مورخہ ۸ر مارچ ۵۶ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے شام بمقام میرپور خاص برمکان ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی منعقد ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخابات آئندہ تین سال کے لئے کئے جائیں گے۔ ہر جماعت کے نمائندگان مقررہ وقت پر ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کے مکان پر تشریف لائیں۔ (یہ اعلان جماعت ہائے ضلع دادو کے لئے بھی ہے۔ آئندہ مئی سے دادو کا ضلع ڈویژنل انتظام کے لحاظ سے حلقہ حیدرآباد میں شامل ہوگا)

(۱) انتخاب ڈویژنل امیر و سیکرٹریان حلقہ و قاضی۔ (۲) امیر ضلع تھرپارکر (۳) امیر ضلع حیدرآباد۔ (۴) امیر ضلع دادو (بشرط امکان)

(خاکسار احمد دین امیر جماعت احمدیہ حلقہ حیدرآباد)

ولادت

(۱) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے خسر مکرم محمد عبد اللہ خاں صاحب کو ۵۶-۳-۴ بروز اتوار لڑکا عطا فرمایا ہے، احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم سلسلہ ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید۔

(۲) برادرم چوہدری عبد القدیر صاحب چیمہ درویش قادیان کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب نومولودہ کی درازیٔ عمر اور خادمۂ دین بننے کے لئے دعا کریں۔ میرے بھائی صاحب اس سال ایف اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے واسطے بھی دعا کریں۔ محمد ارشاد اللہ سیکرٹری رشد و اصلاح لوہلی کے ضلع گوجرانوالہ

دورِ حاضرہ میں ایک کامل راہنما کی ضرورت

از مکرم صلاح الدین صاحب بنگالی واقفِ زندگی

اس وقت دنیا نہایت ہی نازک مراحل میں سے گذر رہی ہے۔ ایٹم اور ہیڈروجن بم کی ایجاد سے ایک خطرناک صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے۔ اب اگر خدانخواستہ ایٹمی شعلے بھڑک اٹھیں تو آگ اور خون کا وہ طوفان برپا ہوگا۔ جو چشمِ فلک نے نہ دیکھا ہو۔ ہیروشیما میں ایٹم بم کی ہلاکت آفرینیوں کی داستانیں سننے کے بعد اب تو جنگ کے نام سے ہی جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے روس کے آہنی ہاتھوں میں ایٹمی توانائی کی جھلکیاں دیکھنے کے بعد اب امریکہ بھی یہ محسوس کر رہا ہے کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو دنیا کے لئے بہت تباہی کا نمونہ ہوگی ان مہلک ہتھیاروں کے نتائج سے خائف ہو کر دونوں ہی اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ کسی طرح وہ منحوس گھڑی ابھی ٹلتی جائے چنانچہ جو مختلف عالمی کانفرنسیں ہوتی ہیں وہ اسی مقصد کے ماتحت ہیں۔

ہر زمانہ میں بڑے بڑے سیاستدان اٹھے۔ اور دنیا میں امن قائم رکھنے کی کوششیں کیں لیکن بالآخر ناکامی ہوئی۔ کیونکہ ان کے سامنے مادی قوتوں سے زیادہ کارگر اور اپنی عقل سے اچھا کوئی راہنما نہ تھا۔ پہلی جنگِ عظیم کی بربادیوں سے متاثر ہو کر امن پسند قوموں نے "لیگ آف نیشنز" قائم کی تھی۔ مگر اس کی تمام کوششیں امن قائم رکھنے اور آتشِ جنگ کو روکنے میں اکارت گئیں۔ اور دنیا پھر ایک بار دوسری عالمگیر جنگ کے بھیانک شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔ اور انسانی تدبیر کا کوئی تیر نشانہ پر نہ لگا۔

دوسری جنگِ عظیم میں ایٹم بم کی تباہکاریوں سے اقوامِ عالم نے یہ محسوس کیا کہ اگر دوبارہ ایسی جنگ ہوئی۔ تو اندیشہ ہے کہ کہیں ہمارا وجود ہی نہ مٹ جائے اس احساس بیداری نے عملی طور پر جو شکل اختیار کی۔ وہ انجمن اقوامِ متحدہ کا قیام ہے جس کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔ اور ایٹمی جنگ ہونے نہ پائے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے اقوامِ متحدہ کی کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ مختلف تجاویز و تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ اور سب ہی کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن پھر بھی تیسری عالمگیر جنگ کے امکانات ختم نہیں ہو رہے۔ چنانچہ اس بارے میں امریکہ کے

نامور جنرل میکارتھر اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں:۔

"موجودہ بحران جس کے پیشِ نظر یہ اندیشہ ہے کہ کہیں قوم ہی سرے سے نہ ختم ہو جائے۔ صرف دو غلط فہمیوں کی بنیاد پر زندہ ہے۔ ایک یہ کہ سوویٹ دنیا یہ گہرا یقین رکھتی ہے کہ سرمایہ دار ملک اس پر حملہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور دیر سویر ہم پر ضرور حملہ کریں گے۔ دوسری یہ کہ سارے سرمایہ دار ملکوں کو یہ یقین کامل ہے کہ سوویٹ ہم پر حملہ کرنے کی ٹھان چکا ہے اور دیر سویر وہ ہم پر حملہ کر کے رہے گا ـــ دونوں فریق غلطی پر ہیں۔ ہر فریق جہاں تک عوام کی خواہش کا تعلق ہے دوسرے کی طرح امن و آشتی کا خواہاں ہے اس لئے کہ جنگ سے ہر فریق کی بربادی یقینی ہے۔ اور دونوں ہی اس کے انجام سے خائف ہیں۔ لیکن جنگ و سامانِ جنگ کی جو مسلسل تیاریاں ہو رہی ہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ بغیر کسی ارادہ کے خود بخود ہی آگ لگا دے۔"

(نوائے وقت ۲۷ جون)

الغرض دنیا کی آنکھیں پھر ایک عظیم خطرہ کو سامنے دیکھ رہی ہیں۔ دنیا پھر ایک بار طوفانی سمندر کی اس کشتی میں سوار ہو رہی ہے۔ جو پہلے کئی بار سخت چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو چکی ہے۔ اب اسکو بچانے کے لئے ایک منظم راستے کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہی راستہ ہے۔ جس کی طرف میدانِ سیاست کے ایک بہت بڑے انسان صدر آئزن ہاور ان الفاظ میں اشارہ کرتے ہیں:۔

"دنیا میں امن۔ اطمینان اور فارغ البالی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ سیاسی جماعتیں بھی مادیت کی بجائے روحانیت سے رہنمائی حاصل کریں۔ (نوائے وقت)

حیاتِ انسانی کی کشتی جب بھی کسی ہولناک بھنور میں پھنسی اور مادیت کے ہاتھوں میں اس کو بچانے کا کوئی چارہ کار نہ رہا تو فطرت نے آخر ایسے موقعوں پر پروردگارِ عالم کو ہی پکارا اور آخر اسی کا دامن پکڑ کر راہِ نجات پائی۔ اب بھی وہ راستہ کھلا ہے۔ اس وقت دنیا کی حالت اس کشتی سے مختلف نہیں جو طوفان میں ڈانواں ڈول ہو رہی ہو۔ دنیا کے امن و امان کی کشتی کو بچانے کے لئے ایسے ناخدا اگر اب بھی اس راستہ کو اختیار کریں۔ جو فطرتِ انسانی کا حقیقی راستہ ہے۔ تو یہ سفینہ تلاطم خیز موجوں کی لپیٹ میں نہ آئے۔

ہاں اب ضرورت ہے۔ کسی کامل رہنما کی۔ کسی ایسے رہنما کی جو دنیا سے فساد کی جڑیں کاٹ کر اخوت اور مساوات کے پانی سے امن و صلح کے درخت آبیاری کرے۔ اقوامِ عالم کی باہمی اختلافات اور خطرناک قسم کی کشیدگی کے باعث اب شعورِ انسانیت کو کسی ایسے رہنما کی تلاش ہے۔ جو باہمی اختلافات کو اسی طرح انصاف اور حسنِ تدبر سے دور کر دے۔ جس طرح حجرِ اسود پر جھگڑنے والے عربی قبائل کے کھولتے ہوئے خون کو ٹھنڈا کیا گیا تھا۔ دنیا کی کمزور اور نادار کی میں سسکتی ہوئی قوموں کو اب ایسا رہنما چاہیئے۔ جو اپنے خطرناک دشمن کے پاس نہتا اور تنہا بھی پہنچ کر مظلوم کو اس کا حق دلوانے کا دل گردہ رکھتا ہو۔ اس وقت دنیا میں امن و آشتی کی فضا تیار کرنے کے لئے مادی طاقتوں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مادی قوتوں کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہے کہ ایک مظلوم قوم اپنا خون چسواتی رہے یا پھر اپنے بازوؤں میں طاقت پیدا کر کے برسرِ پیکار ہو جائے۔ اب کسی روحانی رہنما کی ضرورت ہے۔ جو خدا کی نصرت اور اس کی دی ہوئی تعلیم کے ساتھ حقیقی امن کے قیام کی خاطر مادیت کے بڑے سے بڑے فرعون کا مقابلہ کر سکے۔

اور بلاشبہ وہ روحانی رہنما وہی رہنما ہے۔ جس کی روح پرور تعلیم نے عرب کے خونخوار قبیلوں کو اخوت کی لڑی میں پرو کر ایک دوسرے کا ہمدرد جاں نثار بنا دیا تھا۔ اور یقیناً آج دنیا کے لئے وہی درخت سایۂ رحمت بن سکتا ہے۔ جس کے نیچے عرب و عجم۔ اپنوں اور بیگانوں۔ سرداروں اور غلاموں ہر قسم کے انسانوں نے جگہ پائی تھی۔ دنیا اسی عالمگیر درخت کی شاخوں میں امن و اطمینان کا سانس لے سکتی ہے۔ جس نے بلا امتیازِ رنگ و نسل تمام طیورِ انسانی کو آشیانہ بنانے کی دعوت دی۔ ایک ایسا رہنما جسے جہانبانی کے لئے کھڑا کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ اس کے جذبۂ اخوت کو گلہ بانی کے ذریعہ مویشی کی محبت میں جان لڑا دینے کی صورت میں پختہ کر کے اخوتِ انسانی اور بنوآدم کی بے پایاں محبت میں تبدیل کر چکا تھا۔ صرف وہی اور اسی کی تعلیم ہی انسانیت کو تباہی سے بچا کر امن کے محکم راستے پر گامزن کر سکتی ہے صرف ضرورت ہے اس امر کی کہ اس کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔

وہ رہنمائے کامل جس نے عرب کے صحرانشینوں کو باہم شیر و شکر کر کے ان کے ریگستان میں امن کا درخت لگایا تھا صرف وہی اور وہی روحانیت کی سطح پر ربّ العالمین کا کامل اور اکمل مظہر تھا۔ اسلئے روحانی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے صرف اسی کا دامن پکڑنا چاہیئے کیونکہ اس کی تعلیم کی حفاظت خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں میں لے رکھی ہے۔ اس رہنما نے اپنے عملی نمونہ سے ایک یہ تعلیم دی کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ذاتی مفاد کی خواہش اور ذاتی اثر و رسوخ کے جذبہ کو مٹا دیا جائے اور بلا امتیازِ رنگ و نسل ہر قوم ہر طبقہ ہر جماعت کی خدمت و مدد کی جائے اگر دنیا اس تعلیم پر عمل کرے تو یقیناً موجودہ بحران کا خاتمہ ہو سکتا ہے

یہ غلط ہے کہ اسلام کی تعلیم اس دور میں قابلِ عمل نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسولؐ اور روحانیت کے رہنمائے اعظم کی تعلیم کی عملی تصویر کھینچنے کے لئے ہر صدی میں کوئی نہ کوئی مصور بھیجتا رہا۔ اور اب وہ ہو نہیں گیا اس زمانہ میں بھی اس نے اپنا ایک بندہ کھڑا کیا۔ جس نے اپنے بہت محدود وسائل و ذرائع کے باوجود ایک چھوٹی سی جماعت قائم کر کے اپنے آقا کی تعلیم کی برتری دکھا دی اور عملی رنگ میں ثابت کر دیا کہ اس خاتم المرسلین کی تعلیم آج بھی اسی طرح قابلِ عمل ہے جس طرح اپنے آغاز میں تھی۔ کاش کہ دنیا آنکھیں کھول کر دیکھتی۔

ولادت

گوجرانوالہ کے ایک احمدی دوست مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویش حضرات قادیان سے درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور دین کا خادم بنائے۔ آمین ثم آمین۔

بقایا ادا ہونے پر نام کتاب میں شائع کئے جائیں گے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے پاکستان اور بیرونی ممالک کے تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بفضل خدا السابقون الاولون کی پہلی پانچ ہزاری فوج کی فہرست نوے فی صدی تیار ہو چکی ہے اور نوے فیصدی کے نام درج فہرست ہو چکے ہیں۔

اگرچہ دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ قریب تین سال سے متواتر انیس سالہ فہرست کی اشاعت کے لئے بقایا داران کو متوجہ کرتا آیا ہے اور ان میں سے اکثر حصہ ادا بھی کر چکا ہے۔ لیکن تاہم بھی کچھ احباب بقایا دار ہیں۔ کتاب کی اشاعت پر تحریک جدید کے کسی حصہ لینے والے کو کوئی شکائیت مقامی یا مرکزی کارکنان پر نہ رہے۔ اس لئے آخری مہلت ۱۵ مئی ۵۶ء تک مقرر کی گئی ہے۔ جن بقایا داروں کا بقایا ۱۵ مئی تک ادا نہ ہوگا۔ نہائیت رنج و غم اور افسوس کے ساتھ ان کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔ پس قبل اس کے کہ یہ وقت آئے آپ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنا بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کروا چکے ہوں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر کسی شخص کو مندرجہ ذیل موصی صاحبان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی متعلقہ اس اعلان کو خود پڑھے تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو جلد از جلد اطلاع دے تاکہ اس کے ساتھ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔

(۱) محمد افضل صاحب ولد فضل کریم صاحب۔ وصیت نمبر ۱۱۸۲۵۔
(۲) محمد سلطان اکبر صاحب ولد چوہدری ہدایت اللہ صاحب وصیت نمبر ۱۲۹۹۸
(۳) غلام محمد صاحب رشک ولد بختاور خانصاحب " نمبر ۹۰۶۵

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بقایا حصہ آمد کی جلد ادائیگی فرمائیں۔

اس سال جنوری ۱۹۵۶ء تک حصہ آمد کی وصولی میں گذشتہ سال کی نسبت قریباً نو ہزار کی کمی ہے اور بمقابلہ بجٹ ۳۵ ہزار کی کمی ہے دور سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام موصی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بقایا حصہ آمد کی ادائیگی کا جلد بندوبست فرمائیں۔ تمام سیکرٹری صاحبان مال بھی اس امر کی طرف توجہ دے کر بقایا جات کی وصولی کی کوشش فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نیک نمونہ

مجھے عرصہ ۲۵ سال سے حقہ پینے کی عادت ہے اب حضور کے ارشاد پر خاکسار نے حقہ سگریٹ پینا ترک کر دیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ استقلال کے ساتھ اس ارادہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جمعدار اللہ دتہ واہ چھاؤنی

چھ صد روپیہ کی پیشکش

حج بیت اللہ کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چھ صد روپیہ کی پیشکش سے مستفادہ کرنے کی تفاصیل ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک بھجوا کر منگوا لیجئے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدام! اسلام کی صحیح اور اصلی شکل دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے جان توڑ کوشش کی ضرورت ہے

خدام الاحمدیہ کے موجودہ انیسویں سال کو مضبوط ترین مالی سال بنانے کے لئے خاکسار کی طرف سے متعدد دفعہ ارشادات اور اپیلیں شائع ہو چکی ہیں۔ امید ہے جملہ مجالس کے عہدیدار اور خدام اس کو کامیاب بنانے میں کوشاں ہوں گے۔ مگر اس مقصد کے حصول کے لئے ایک عام کوشش کافی نہیں بلکہ جب تک ہر ایک خادم کے دل میں اس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک زبردست خواہش اور تڑپ پیدا نہیں ہوگی۔ سو فیصد کامیابی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اسلام کے خوبصورت چہرہ کو دکھانے کے لئے ہمیں معیاری قربانی کی ضرورت ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

"اسلام تنزل کی حالت میں پڑا ہے۔ اس کا خوبصورت چہرہ دکھائی نہیں دیتا۔ اس کا دلکش انداز نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کی محبوبانہ شکل کو دکھلانے کیلئے جان توڑ کوشش کریں اور مال کیا بلکہ خون بھی پانی کی طرح بہا دیں۔" (فتح اسلام)

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ملتان میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا قیام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملتان میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن قائم ہو گئی ہے۔ مؤرخہ ۲-۳-۵۶ کو زیر صدارت ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس ملتان مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

(۱) پریذیڈنٹ۔ محمد اکرم صاحب ورک تھرڈ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان۔
(۲) وائس پریذیڈنٹ:۔ ظہیر النعیم صاحب سیکنڈ ایئر نشتر میڈیکل ملتان
(۳) جنرل سیکرٹری:۔ شریف احمد صاحب اشرف تھرڈ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان۔
(۴) جوائنٹ سیکرٹری:۔ نسیم احمد صاحب سیکنڈ ایئر ایمرسن کالج ملتان۔
(۵) سیکرٹری مال و خازن:۔ چوہدری حامد علی صاحب سیکنڈ ایئر ایمرسن کالج ملتان۔

اس ایسوسی ایشن کے سرپرست ملک عمر علی صاحب اور چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان نے بننا قبول فرمایا ہے

(شریف احمد اشرف جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن تھرڈ ایئر کمرہ نمبر ۱۹۶ راوی ہال نشتر میڈیکل کالج ملتان)

رسالہ خالد ماہ مارچ ۵۶ء

جملہ خریداران رسالہ خالد کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مارچ ۵۶ء کا رسالہ ڈاکخانہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی خریدار کو یہ پرچہ نہ ملے تو ۱۵ مارچ ۵۶ء تک اطلاع فرمائیں مزید پرچہ بھجوا دیا جائے گا۔ ۱۵ مارچ تک اطلاع نہ ملنے کی صورت میں سمجھا جائے گا کہ سب کو رسالہ مل گیا ہے۔ — مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ

احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

(از لطف الرحمٰن صاحب درد پسر مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم و مغفور)

والد محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم و مغفور کی وفات پر ہمارے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے تمام افراد نے اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے نہایت ہی شفقت اور ہمدردی فرمائی اور فرما رہے ہیں۔ یہی رنگ دیگر احباب کرام کا بھی ہے۔ حضور پر نور کے ارشاد کے تحت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ہم سب پسماندگان کے لئے نہایت ہی معقول، مناسب اور مستقل طور پر تمام اخراجات کا ماہوار انتظام فرما دیا ہے جس کے ہم سب شکر گذار ہیں۔ حضور پر نور کی درازیٔ عمر اور سلسلہ کی ترقی کے لئے دعا گو ہیں۔ بعض احباب نے اور ایک شہر کی جماعت نے کچھ رقوم بطور امداد ہمیں ارسال کی ہیں۔ ہم احباب کی ہمدردی کے لئے ان کے بہت ممنون ہیں۔ لیکن میں اپنے خاندان کی طرف سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ احباب ایسی رقوم ہمیں دینے کی بجائے جماعت کو دیں تا جماعتی کاموں پر اور تبلیغ اسلام پر یہ رقوم خرچ ہوں۔ یہی ہماری حفاظت اور کفالت کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں

لطف الرحمٰن درد ۲ میکلوڈ روڈ لاہور

وصایا

950

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۸۰ :- میں مرزا محمد رشید ولد حافظ محمد اسحاق صاحب قوم مغل پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد -/۱۳۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

العبد :- مرزا محمد رشید
گواہ شد :- مہر علی محمد نجم اکاؤنٹینٹ محمد آباد ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد :- برکت اللہ انچارج چاند نگر محمد آباد اسٹیٹ۔

نمبر ۱۴۲۸۱ :- میں ملک مبارک احمد ولد ملک عبد الرحمن قوم اعوان پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے اس وقت تحریک جدید کی طرف سے مبلغ -/۸۹/۱ روپے بطور گزارہ ملتے ہیں۔ نیز میری سکنی زمین دس مرلہ محلہ دار الرحمت غربی میں ہے جس کی قیمت موجودہ شرح کے لحاظ سے -/۲۵۰ روپے ہے۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ میری وصیت حاوی ہو گی۔ ماہوار آمد میں کمی بیشی کی اطلاع دفتر متعلقہ میں دیتا رہوں گا۔

العبد :- مبارک احمد۔ گواہ شد ملک فاضل عبد الرحمن والد موصی
گواہ شد :- محمد اکمل قریشی گولبازار ربوہ

نمبر ۱۲۱۴۸ :- میں عائشہ بی بی زوجہ مستری غلام قادر صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گلا سوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد سوائے حق مہر کے اور کوئی نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان کرتی ہوں۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ حق مہر بذمہ میرے خاوند کے واجب الادا ہے۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا عائشہ بی بی زوجہ مستری غلام قادر معرفت مستری محمد صدیق صاحب کچا گول بازار ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد :- مستری غلام قادر خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۷۰۱ :- میں محمد اسحاق ولد چوہدری محمد الدین قوم اعوان پیشہ زراعت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۳/E.B ڈاکخانہ بورے والا ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے زمین ۲۵ ایکڑ عطیہ سرکار واقعہ چک ۹۳/E.B اندازاً قیمتی مبلغ -/۱۰۰۰۰ روپے اس میں سے -/۲۵۰۰ روپے مالکانہ جو گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کرانا پڑتا ہے کم کر کے بقایا قیمت مبلغ -/۷۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ موضع کھڑتا نوالا ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں ۴ ایکڑ بنجر زمین ملکیتی ہے جس کی قیمت -/۶۰۰ روپے ہے۔ میں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں اور رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ العبد محمد اسحٰق
گواہ شد :- محمد علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۹۱/E.B بورے والا ضلع ملتان۔ گواہ شد :- عبد الحمید خان

شوق منشی فاضل ادیب فاضل ہیڈ ماسٹر بورے والا ضلع ملتان۔

نمبر ۱۴۲۹۳ :- میں عطا محمد ولد چوہدری فتح محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن جلہ ارائیں چاہ گمیوہ والا ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ و منقولہ حسب ذیل ہے اراضی نہری واچھی تین ایکڑ واقعہ جلہ ارائیں چاہ گمیوہ والا جس کی قیمت -/۳۰۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا عطا محمد
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد نشان انگوٹھا عبد الغفور فرزند حقیقی موصی۔

نمبر ۱۴۲۹۶ :- میں کرم بی بی زوجہ محمد یوسف صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جلہ ارائیں چاہ بولے والا ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر -/۲۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ -/۱۰۰ روپے کل میزان -/۳۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا کرم بی بی زوجہ محمد یوسف
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد محمد یوسف خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۲۹۱ :- میں محمد اسمٰعیل ولد میاں مولا بخش قوم حجام پیشہ دکانداری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن جلہ ارائیں چاہ کیو والہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائداد کوئی نہیں۔ آمد بذریعہ دوکانداری ماہوار تقریباً مبلغ -/۲۵ روپے ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل۔
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد محمد حسین بقلم خود جلہ ارائیں ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان۔

نمبر ۱۴۲۹۲ :- میں محمد الدین ولد ملک عبد الغفور صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن جلہ ارائیں چاہ باغوانہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری کاشتہ چاہی ۱۷ ایکڑ جس میں ۱۳ ایکڑ آباد اور ۴ ایکڑ غیر آباد واقعہ جلہ ارائیں چاہ باغ والا جس کی قیمت مبلغ -/۵۴۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا محمد الدین ولد ملک عبد الغفور
گواہ شد :- ملک عبد اللہ برادر حقیقی
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۸۳ :- میں عبد الغفور ولد مولوی نور الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ جمال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ اراضی نہری ایک گھماؤں دو کنال ۱۳ مرلہ واقعہ چک ۲۴۳ گ ب کلیان پور ضلع لائلپور جس کی قیمت -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت -/۱۶۰ روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد عبد الغفور بقلم خود مینیجر ظفر سلیم اینڈ برادرز لمیٹڈ شاہ جمال تحصیل و ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان
گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد - عبد السلام کاٹن فیکٹری شاہ جمال ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان

کشمیر کے متعلق سیٹو کونسل کے اعلان پر بھارت میں مایوسی کی لہر

"سیٹو طاقتوں کو کشمیر کے متعلق حقائق کا علم نہیں" بخشی غلام محمد

نئی دہلی ۱۰ مارچ کشمیر کے متعلق سیٹو کونسل کے فیصلوں پر بھارت کے سرکاری حلقوں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس ضمن میں وزیر اعظم پنڈت نہرو (اگر انہوں نے مناسب سمجھا تو) خود کوئی بیان جاری کریں گے۔

ادھر مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے نام نہاد کشمیر کے متعلق سیٹو کانفرنس کے رویے پر غم و غصہ اور حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کل انہوں نے سرینگر اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے کہا

"سیٹو کانفرنس میں کشمیر کے تذکرے سے مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے۔ میرے خیال میں سیٹو طاقتوں نے حقائق کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور مسئلے کا کوئی علم نہیں۔"

بخشی غلام محمد نے مزید کہا کہ کشمیر میں پاکستان نے جارحانہ اقدام کیا تھا اور بھارت نے اس کی شکایت اقوام متحدہ میں پیش کی لیکن اقوام متحدہ نے پاکستان کو حملہ آور قرار نہیں دیا۔ اس لئے سرینگر اسمبلی قائم کی گئی جس نے بھارت کے ساتھ الحاق کی توثیق کر دی۔

بخشی صاحب نے کہا "اگر سیٹو طاقتیں یہ سمجھتی ہیں کہ وہ عوام کی مرضی تبدیل کر سکتی ہیں تو وہ سخت غلطی پر ہیں۔"

کشمیر کے متعلق سیٹو کانفرنس کے اعلان پر بھارت میں غم و غصہ، حیرت اور مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے اس کا اندازہ دارالحکومت دہلی کے اخباروں کے صفحات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ انہی اخبارات نے کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں مارشل بلگانن اور مسٹر خروشچیف کے بیانات پر جس خوشی و اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ موجودہ رد عمل اس کے بالکل متضاد ہے۔

پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے "باخبر حلقوں" کے حوالے سے کہا ہے کہ سیٹو کانفرنس کی کارروائی سے مسئلہ کشمیر کے حل میں مزید الجھن پیدا ہو گئی ہے اور نئی دہلی کے تمام حلقے اس بات پر متفق ہیں دہلی میں امریکی وزیر خارجہ کی کوشش نہایت خطرناک ہے۔

امریکی پرچم پھاڑ دیا

تونس ۱۰ مارچ۔ فرانسیسی مظاہرین نے کل یہاں ایک امریکی پرچم کو تار تار کر دیا اور امریکی قونصل جنرل کو زدوکوب کر دیا۔ مظاہرین نے تونس میں فرانس کے ہائی کمشنر کی کار پر بھی پتھراؤ کیا۔

پاکستان اور ایران کا ثقافتی معاہدہ

کراچی ۱۰ مارچ۔ کل یہاں پاکستان اور ایران کے درمیان ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ملک آپس میں کتب خانوں آرٹ گیلریوں اساتذہ طلبہ اور کھلاڑیوں وغیرہ کے تبادلہ کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ معاہدے کے مطابق دونوں ملک اپنے تعلیمی نصابوں میں ایک دوسرے ملک کی تاریخ جغرافیہ اور ادب وغیرہ کی تعلیم و ترویج کا بھی اہتمام کریں گے دونوں ملک ایک دوسرے کی زبانوں کو اپنے اپنے ملک میں فروغ کا اہتمام بھی کریں گے۔

عازمین حج کی درخواستیں انیس سے چوبیس مارچ تک وصول کی جائینگی

آمد و رفت پر پابندی بحال رہے گی۔ رمضان سے پہلے کوئی جہاز نہیں جائیگا

کراچی ۱۰ مارچ۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۵۶ء میں بھی حاجیوں کی آمد و رفت پر پابندی بحال رہے گی۔ سمندری راستے سفر کرنے والے عازمین حج کی درخواستیں ۱۹ مارچ سے ۲۴ مارچ تک حج بکنگ آفس کراچی میں وصول کی جائیں گی۔

۱۹ مارچ سے پہلے یا ۲۴ مارچ کے بعد وصول ہونے والی کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔ تمام درخواستیں حکومت کے مقرر کردہ فارموں پر پیش کی جانی چاہئیں جو ۱۹۵۶ء کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ اگر درخواستیں جہاز کی نشستوں سے زیادہ تعداد میں وصول ہوئیں تو بصورت عام قرعہ اندازی کے ذریعے مقررہ تعداد میں درخواستیں منتخب کر لی جائیں گی۔

جن افراد نے ۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء میں درخواستیں دی تھیں۔ لیکن وہ نشست حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے۔ ان کے لئے علیحدہ کوٹا مقرر کیا جائیگا۔ لیکن ایسے عازمین حج کو نئی درخواستیں دینی ہوں گی۔

ایک سال سے زائد عمر والے افراد کو آمد و رفت کے پیشگی کرایہ کے طور پر دو سو دو روپیہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ کے ذریعے بھیجنا ہوگا۔ جن لوگوں نے ۱۹۵۵ء میں آمد و رفت کا پیشگی کرایہ حج بکنگ آفس ہی میں جمع کرا دیا تھا اور جن کے پاس اس کی رسید موجود ہے۔ انہیں دو سو کی بجائے ایک سو دو روپیہ داخل کرنا ہوگا۔ انہیں جمع شدہ رقم کی تمام تفصیلات بھی مہیا کرنی ہوں گی۔

۱۹۵۵ء میں جن لوگوں کو حج کے لئے جانے کی اجازت نہیں ملی تھی۔ ان کی جمع کردہ تمام پیشگی رقوم بذریعہ منی آرڈر واپس کر دی گئی ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو

(۴) جنہوں نے جمع رکھنے کی درخواست دی تھی) بعض منی آرڈر اب بھی ڈاکخانہ کے حکام کے پاس ہیں اور ممکن ہے کہ وہ وقت پر مرسل الیہ کو نہ مل سکیں۔ ایسے افراد کو نئے سال کے لئے پوری پیشگی رقم روانہ کرنی چاہیئے۔

دس سال سے زیادہ عمر کے ہر درخواست دہندگان کو اپنے پاسپورٹ فوٹو گراف کی دو کاپیوں کے ساتھ مجسٹریٹ کے مصدقہ شناختی سرٹیفکیٹ بھی ارسال کرنے چاہئیں۔

اس سال رمضان سے قبل جہازوں کی روانگی کا انتظام نہیں ہو سکا ہے۔ کم سے کم اخراجات ایک ہزار روپیہ فی کس ہونے کی توقع ہے۔

روس اور یمن کا تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۱۰ مارچ۔ کل یمن اور روس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس معاہدہ کے مطابق یمن روس کو کافی خشک میوہ جات چمڑہ اور دوسری اشیاء برآمد کرے گا اور ان کے بدلے روس صنعتی سامان زرعی مشینری تعمیراتی سامان۔ گندم۔ چاول اور روغنی مصنوعات درآمد کریگا

درخواست دعا

میرے والد محترم مرزا نذیر علی صاحب چار پانچ روز سے بیمار ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مرزا سعید احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ